

## از عدالت الاعظمیٰ

جوگندر سنگھ اور دیگران

بنام

ڈپٹی کسٹوڈین جنرل آف اویکیو پراپرٹی

(کے۔ سباراؤ، رگھوبر دیال اور جے۔ آر۔ مدهولکر، جسٹسز)

متروکہ املاک۔ دیہی املاک کی نیم مستقل الاٹمنٹ۔ منسوخی۔ متولی جنرل کی۔ 22 جولائی 1952 کے بعد الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا اختیار۔ ایڈمنسٹریشن آف اویکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 (31 آف 1950) دفعات 26 اور 27۔ ایڈمنسٹریشن آف اویکیو پراپرٹی رولز، قاعدہ 14(6)۔

جواب دہندگان نمبر 4 سے 9 جو پاکستان سے بے گھر ہونے والے افراد تھے، کو نیم مستقل بنیادوں پر گاؤں کاروڈیان میں کچھ دیہی زمینیں الاٹ کی گئیں۔ پاکستان سے یہ اطلاع ملنے پر کہ وہ شہری الاٹمنٹ کے حقدار ہیں، گاؤں کاروڈیان میں ان کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی گئی اور انہیں شہری زمین الاٹ کر دی گئی۔ اس طرح گاؤں کاروڈیان میں خالی کی گئی زمین اپیل کنندگان کو الاٹ کر دی گئی تھی۔ 22 جولائی 1952ء کو انتظامیہ متروکہ املاک رولز کے رول 14(6) میں ترمیم کی گئی اور متولی کا دیہی متروکہ املاک کی نیم مستقل الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا اختیار چھین لیا گیا۔ اس کے بعد جواب دہندگان نمبر 4 سے 9 نے متولی کو درخواست دی کہ وہ اپنی الاٹمنٹ کو گاؤں کاروڈیان میں اس بنیاد پر واپس منتقل کریں کہ وہ واقعی دیہی جائیداد کی الاٹمنٹ کے حقدار ہیں۔ متولی نے درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ قاعدہ 14(6) درخواست گزاروں کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مدعا علیہان نمبر 4 سے 9 نے متولی جنرل کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی جس نے درخواست منظور کرتے ہوئے درخواست گزاروں کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی۔ درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ متولی جنرل کے پاس ان کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں

ہے۔ جواب دہندگان نے جواب دیا کہ ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ 1950 کی دفعہ 27 کے تحت متولی جنرل کے وسیع اختیارات ترمیم شدہ قاعدہ 14 (6) کے ذریعہ الاٹمنٹ منسوخ کرنے کے اختیار پر عائد پابندیوں سے متاثر نہیں ہوئے۔

یہ کہا گیا کہ متولی جنرل کے پاس 22 جولائی 1952 کے بعد متولی کے حکم کے خلاف نظر ثانی کی درخواست میں نیم مستقل بنیادوں پر کی گئی دیہی جائیداد کی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا متولی کا اختیار قواعد کے تابع تھا۔ ترمیم شدہ قاعدہ 14 (6) نے متولی کے اس طرح کی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے اختیار کو اس میں بیان کردہ حالات تک محدود کر دیا اور موجودہ معاملہ ان استثنیات میں سے کسی میں بھی نہیں آتا ہے۔ 22 جولائی 1952 سے پہلے کی گئی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے لئے ترمیم شدہ قاعدہ 14 (6) کا سہارا نہیں لیا جاسکتا۔ ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت متولی جنرل کا اختیار یہ دیکھنا تھا کہ آیا متولی کی طرف سے منظور کردہ حکم قانونی اور مناسب تھا یا نہیں۔ اس کے پاس کوئی ایسا کام کرنے کا اختیار نہیں تھا جو متولی نہیں کر سکتا تھا یا جس سے اسے منع کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 457/58۔

پنجاب ہائی کورٹ کے 12 ستمبر 1956 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف 1955 کے خطوط پیٹنٹ اپیل نمبر 38 میں اپیل۔

درخواست گزاروں کی طرف سے این سی چٹرجی اور نونیت لال۔

جواب دہندگان نمبر 4 سے 9 کے لئے نانک چند۔

4 مئی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس مدھولگر نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 133(1) (سی) کے تحت اس اپیل میں یہ سوال زیر غور آتا ہے کہ کیے 22 جولائی 1952 کے بعد ریاست پنجاب میں متروکہ وقف املاک کے متولی 22 جولائی 1952 کے بعد متولی کی جانب سے دیے گئے حکم نامے کی اپیل کی سماعت کرنے والے متولی جنرل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ دیہی متروکہ املاک کی الاٹمنٹ کو نیم مستقل بنیادوں پر منسوخ کر سکتا ہے۔ ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک رولز 1950 کا قاعدہ 14 (6) جس میں نوٹیفیکیشن نمبر 1950 میں ترمیم کی گئی ہے۔ ایس آر او 1290 تاریخ 22 جولائی 1952 ہے۔

جن حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے ان کا مختصر احوال بیان کیا جاسکتا ہے۔ درخواست گزار اور ان کے والد نند سنگھ مغربی پاکستان سے بے گھر ہوئے تھے اور انہیں ضلع لدھیانہ کے گاؤں رائے کوٹ میں عارضی طور پر کچھ زمین الاٹ کی گئی تھی۔ بعد ازاں درخواست گزار 1 سے 3 میں سے ہر ایک کو نیم مستقل بنیادوں پر 8-1/3 معیاری ایکڑ زمین الاٹ کی گئی جبکہ ان کے والد نند سنگھ، جو 41 معیاری ایکڑ اور 7 یونٹس کے حقدار تھے اور جن کو اس حد تک رائے کوٹ گاؤں میں عارضی طور پر زمین الاٹ کی گئی تھی، کو رائے کوٹ 25 یا 30 میل کے فاصلے پر واقع گاؤں ہمیراں میں بھی اتنی ہی زمین الاٹ کی گئی۔ نند سنگھ نے اس حکم پر نظر ثانی کے لئے درخواست دی جس کے تحت ایسا کیا گیا تھا لیکن اس درخواست کے زیر التوا ہونے کے دوران سال 1951 میں ان کی موت ہو گئی۔ درخواست گزاروں نے ان کے قانونی نمائندوں کی حیثیت سے درخواست جاری رکھی۔ اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا اور اس کے تحت جاری کردہ حکم کے خلاف نظر ثانی کی درخواست کو بھی اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ 22 جولائی 1952 کے بعد ایڈیشنل متولی متروکہ وقف املاک رولز کے قاعدہ 14 (6) میں بیان کردہ بنیادوں کے علاوہ کسی بھی شخص کے حق میں دی گئی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کا مجاز نہیں تھا۔

چک نمبر 127، جی بی جڑانوالہ، ضلع لائل پور میں 4 سے 9 افراد کے پاس زمینیں ہیں اور وہ بے گھر افراد بھی ہیں۔ لہذا، انہیں کاروڈیاں گاؤں میں کچھ زمینیں نیم مستقل الاٹیوں کے طور پر الاٹ کی گئیں۔ اس کے بعد پاکستان سے کچھ ریونیو پیپرز موصول ہوئے جن سے معلوم ہوا کہ وہ شہری الاٹمنٹ کے حقدار ہیں۔ لہذا انہوں نے یہ معاملہ ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش کیا جس میں نائب نگران کے اختیارات استعمال کیے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے 1952 میں ان کے حق میں الاٹمنٹ منسوخ کر دی اور ایڈیشنل کسٹن، جو راحت اور

باز آباد کاری کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی کام کر رہے تھے، کو ان زمینوں کی الاٹمنٹ کی تجویز پیش کی جو اصل میں جواب دہندگان کو دوسروں کو الاٹ کی گئی تھیں۔

درخواست گزار نمبر 2 گوپال سنگھ نے اپنے والد نند سنگھ کی طرف سے ڈائریکٹر آف ریلیف اینڈ بحالی کو درخواست دی کہ ان کے والد نند سنگھ کے نام پر الاٹمنٹ کو گاؤں ہمبران سے گاؤں کاروڈین منتقل کیا جاسکتا ہے۔ ایڈیشنل متولی نے نہ صرف گوپال سنگھ کی درخواست منظور کی اور نند سنگھ کی الاٹمنٹ گاؤں کاروڈیاں منتقل کر دی بلکہ انہوں نے اپیل گزار نمبر 1 سے 3 کی پوری الاٹمنٹ کو بھی گاؤں رائے کوٹ سے گاؤں کاروڈین منتقل کر دیا جس کے نتیجے میں فیملی کو الاٹ کی گئی زمین اسی گاؤں میں ضم ہو گئی۔ اس کے بعد درخواست گزاروں نے کاروڈین زمینوں پر قبضہ حاصل کر لیا۔

جواب دہندگان 4 سے 9 کو شہری زمینیں الاٹ کی گئیں، جو اپیل کنندگان کے مطابق زیادہ قیمتی اور اعلیٰ معیار کی ہیں۔ انہوں نے اپنی سابقہ الاٹمنٹ کی منسوخی کے حکم یا اپیل کنندگان کو ان کی زمین الاٹ کرنے کے ایڈیشنل متولی کے حکم پر نظر ثانی کی درخواست کو ترجیح نہیں دی۔

تاہم، چھ ماہ بعد، جواب دہندگان 4 سے 9 نے ایڈیشنل متولی کے سامنے ایک درخواست کو ترجیح دی جس میں کہا گیا تھا کہ مغربی پاکستان میں ان کی طرف سے چھوڑی گئی زمین دیہی ہے اور ان کی الاٹمنٹ کو واپس گاؤں کاروڈیاں منتقل کیا جانا چاہئے۔ اس درخواست پر انہوں نے اپیل کنندگان کو فریق نہیں بنایا۔ ایڈیشنل متولی نے کہا کہ وہ متروکہ وقف املاک رولز کے قاعدہ 14(6) کے پیش نظر درخواست گزاروں کے حق میں الاٹمنٹ منسوخ نہیں کر سکتے۔ تاہم انہوں نے 14 اکتوبر 1953 کو اپنے میمو کے ذریعے اس معاملے کو ہندوستان کے متولی جنرل کو مناسب کارروائی کرنے کی سفارش کی تھی۔ کیس کی سماعت کرنے والے ڈپٹی متولی جنرل نے اسے ایڈیشنل متولی کو واپس بھیج دیا اور کہا کہ اگر مدعا علیہان 4 سے 9 کو ان کی اصل زمینوں پر بحال کر دیا جاتا ہے تو جن افراد کو یہ زمینیں الاٹ کی گئی تھیں انہیں کہیں اور منتقل کرنا پڑے گا اور اس عمل میں "الاٹمنٹ کی منسوخی کا ایک طویل سلسلہ" شامل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ اگر ترمیم شدہ قاعدہ 14(6) کے نفاذ کی وجہ سے ایڈیشنل متولی الاٹمنٹ منسوخ نہیں کر سکتا ہے تو متولی جنرل بھی اسے

منسوخ کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد ایڈیشنل متولی نے میرٹ کی بنیاد پر مدعا علیہا 4 سے 9 کی درخواست سنی اور اسے مسترد کر دیا۔ درخواست مسترد کرنے کے ان کے حکم کے خلاف 4 سے 9 مدعا علیہا نے متولی جنرل کے سامنے نظر ثانی کی درخواست کو ترجیح دی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کی سماعت کرنے والے ڈپٹی متولی جنرل نے اس بار درخواست منظور کر لی اور درخواست گزاروں کے حق میں الاٹمنٹ کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس کے بعد درخواست گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 220 کے تحت پنجاب ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ یہ معاملہ ہائی کورٹ کے سنگل بچ کے سامنے اٹھایا گیا جس نے عرضی کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا:

بچ نے کہا، اگر موجودہ مخالف فریقوں کے خلاف منسوخی کا حکم 22 جولائی 1952 کے بعد دیا گیا تھا، تو یہ حکم قاعدہ 14 (6) کے پیش نظر غیر فعال تھا اور اگر یہ کہا جائے کہ الاٹمنٹ کا آرڈر تاریخ کے بعد تھا تو قاعدہ 14 (6) آرڈر کی منسوخی پر پابندی نہیں ہے۔ دونوں صورتوں میں میری رائے یہ ہے کہ متولی جنرل کے حکم میں کوئی غلطی نہیں ہے جو اس کے حکم کو منسوخ کرنے کے مقصد کے لئے کافی ہے۔

اس پر اپیل کنندگان نے لیٹرز پیٹنٹ کے تحت اپیل کو ترجیح دی جسے ہائی کورٹ کی ڈویژن بچ نے بھی مسترد کر دیا۔ فاضل ججوں کے استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ جواب دہندگان 4 سے 9 کے حق میں الاٹمنٹ غلط طریقے سے منسوخ کر دی گئی تھی اور یہ نگہبان کی ذمہ داری تھی کہ وہ ان زمینوں کو واپس کرے جہاں سے انہیں بے دخل کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ رو 14 (6) کی دفعات ڈپٹی متولی جنرل کو ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرنے سے نہیں روکتی ہیں یا انہیں 22 جولائی 1952 کے بعد کی گئی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے سے نہیں روکتی ہیں۔

ڈویژن بچ کی جانب سے یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ قاعدہ 14 (6) متولی جنرل یا حراستی مرکز کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے کہ وہ زمینیں مدعا علیہا کو واپس نہیں کر سکیں جس کے حوالے سے متولی نے غلط طریقے سے منسوخ کر دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام عدالتوں کی اعلیٰ ترین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ عدالت کا عمل درخواست گزاروں کو نقصان نہ پہنچائے۔ لیکن عدالت

کے پاس غلطی کو درست کرنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ اس طرح کے اختیارات یا تو عدالت میں موجود ہو سکتے ہیں یا واضح طور پر قانون کے ذریعہ تفویض کیے جاسکتے ہیں۔ یہ قانون متولی کو معاوضہ ادا کرنے کا کوئی واضح اختیار نہیں دیتا ہے۔ لیکن ہم فرض کریں گے کہ ان کے پاس ایسا کرنے کی فطری قوت تھی۔ جس طرح قانون کے ذریعہ اختیارات کو واضح طور پر تفویض کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اسے چھینا یا محدود کیا جاسکتا ہے اور جہاں اسے چھینا یا محدود کیا جاتا ہے، چاہے وہ اختیار اپنی اصل میں قانونی تھا یا عدالت میں موجود تھا، یہ یا تو مکمل طور پر ناقابل استعمال ہوگا یا صرف قانون میں طے شدہ شرائط کے تابع ہوگا، جیسا بھی معاملہ ہو سکتا ہے۔ یہاں ہمارے پاس 22 جولائی 1952 کا نوٹیفیکیشن ہے جس میں قاعدہ 14 کے موجودہ ذیلی قاعدہ 6 کو اصل ذیلی قاعدہ 6 سے بدل دیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ ذیلی قاعدہ میں دیہی متروکہ املاک کی نیم مستقل بنیادوں پر الاٹمنٹ منسوخ کرنے کے متولی کے اختیارات کو محدود کر دیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی زمین کی الاٹمنٹ صرف ان حالات میں منسوخ کی جاسکتی ہے جو اس ذیلی قاعدہ میں بیان کیے گئے ہیں۔ لہذا 22 جولائی 1952 کے بعد متروکہ وقف املاک کے متولی کے پاس صرف اس بنیاد پر الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا جو ذیلی قاعدہ 6 میں بیان کردہ استثنیٰ کے اندر آتا ہے۔ بحالی کا اختیار استثنیٰ میں نہیں ہے اور اس لیے یہ کہنا پڑے گا کہ بحالی کے لیے الاٹمنٹ منسوخ کرنے کے متولی کے بنیادی اختیار کو ترمیم شدہ ذیلی قاعدہ کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے۔

ڈویژن پنچ کی دوسری دلیل یہ ہے کہ دفعہ 27 کے تحت متولی جنرل کے اختیارات قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدہ 6 سے متاثر نہیں ہیں اور اس قاعدے کی تشکیل کے باوجود متولی جنرل 22 جولائی 1952 کے بعد کی گئی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے سے نہیں روکا گیا۔ اب اس ایکٹ کی دفعہ 27 میں کہا گیا ہے کہ متولی جنرل کسی بھی کارروائی کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے جس میں ضلعی جج یا متولی نے اس مقصد کے لئے حکم جاری کیا ہو کہ وہ اس طرح کے کسی حکم کی قانونی حیثیت یا جواز کے بارے میں خود کو مطمئن کرے اور اس کے سلسلے میں ایسا حکم جاری کر سکتا ہے جسے وہ مناسب سمجھتا ہے۔ ضلعی جج یا متولی اپنے سامنے کسی بھی معاملے میں صرف وہی کر سکتا ہے جو اس کے تحت بنائے گئے قوانین اجازت دیتے ہیں یا اس سے مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کام کرنے میں ناکام رہتا ہے جس کی اسے اجازت نہیں ہے یا اگر وہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کی اسے اجازت

نہیں ہے یا اگر وہ ایسا کام کرنے میں غلطی کرتا ہے جس کی اسے اجازت ہے تو متولی جنرل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایسا کام کرنے کا حکم دے جو قانون کے مطابق متولی یا ضلعی جج سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر کیے گئے کام کو منسوخ کرے یا اس کی اصلاح کرے۔ وہ غلطی جو متولی یا ڈسٹرکٹ جج نے کی ہے۔ اس کے پاس کوئی ایسا کام کرنے کا اختیار نہیں ہے جو متولی یا ضلعی جج نہیں کر سکتا تھا یا اسے کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ لہذا واضح طور پر ہائی کورٹ نے یہ کہنے میں غلطی کی کہ قاعدہ 14 کے موجودہ ذیلی قاعدہ 6 کے تحت عائد کی گئی حدود متولی جنرل کی طاقت کو متاثر نہیں کرتی ہیں۔

فاضل سنگل جج اور ڈویژن بیچ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جہاں 22 جولائی 1952 کے بعد کسی بے گھر شخص کے حق میں الاٹمنٹ کی جاتی ہے تو سب آر کی دفعات کیا ہیں۔ قاعدہ 14 کی 6 نے متولی کو اس الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے سے نہیں روکا۔ اس رائے کی تائید جناب نانک چنل نے جواب دہندہ گلاہ سے 9 تک کی طرف سے کی ہے، جو وہ کہتے ہیں، قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدہ 6 کی زبان پر۔ ان کا کہنا ہے کہ اس ذیلی قاعدہ کے مطابق متولی کو جو کام کرنے سے روکا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس الاٹمنٹ کو منسوخ کر دے جو پہلے ہی کی جا چکی تھی، یعنی ذیلی قاعدہ کے نافذ ہونے سے پہلے کی گئی تھی، سوائے کچھ وجوہات کے اور اس میں مزید کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔ ہمیں ذیلی قاعدہ کی سادہ زبان پر اس طرح کی محدود تشریح کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد فاضل وکیل نے ذیلی قاعدہ کی دوسری شرط کا حوالہ دیا اور دلیل دی کہ اس سے اس تشریح کی تائید ہوتی ہے جو وہ پیش کر رہے تھے۔ شرط اس طرح ہے:

بشرطیکہ جہاں شق (2) کے تحت الاٹمنٹ منسوخ یا مختلف ہو تو الاٹی زمین کے اس حصے کو اپنے پاس رکھنے کا حقدار ہوگا جس کا وہ زمین کی نیم مستقل الاٹمنٹ اسکیم کے تحت حقدار ہوگا:

بشرطیکہ اس ذیلی قاعدہ میں کوئی بھی چیز 22 جولائی 1952 کو یا اس سے پہلے نچلی اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حکم کے خلاف مقررہ وقت کے اندر ترمیم کے لئے دی گئی کسی درخواست پر لاگو نہیں ہوگی۔

یہ شرط کس طرح فاضل وکیل کی دلیل کی تائید کرتی ہے اس کی تعریف کرنا مشکل ہے 22 جولائی 1952 کو جب ذیلی قاعدہ 6 میں ترمیم کی گئی تو یہ شرط اصل میں موجود نہیں تھی۔ یہ ممکن ہے کہ اس ذیلی قاعدہ

کی تشکیل کے بعد اس سوال پر شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہوں کہ کیا متولی جنرل یا متولی جس کے سامنے 22 جولائی 1952 سے پہلے جاری کردہ حکم کے خلاف نظر ثانی کی درخواست دی گئی تھی، الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ بظاہر اس شک کو دور کرنے کے لئے جو شاید موجود تھا، یہ شرط شامل کی گئی تھی۔

اس کے بعد فاضل وکیل نے دلیل دی کہ یہ ذیلی قاعدہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت متولی کو دیئے گئے وسیع اختیارات کو ختم نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دفعہ 10 متولی کو وسیع اختیارات فراہم کرتی ہے لیکن دفعہ کے ابتدائی الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح تفویض کردہ اختیارات ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کی دفعات کے تابع ہیں اور دفعہ 56 (2) (آئی) مرکزی حکومت کو "حالات کو فراہم کرنے کے لئے قواعد بنانے" کا اہل بناتی ہے۔ جس میں لیز اور الاٹمنٹ منسوخ یا ختم کیے جاسکتے ہیں یا کسی لیز، یا معاہدے کی شرائط مختلف ہو سکتی ہیں۔ لہذا ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی تھی کہ قاعدہ 14 کا ذیلی قاعدہ 226 جولائی 1952 کے بعد الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے اختیار کے متولی جنرل کے استعمال پر پابندی نہیں ہے۔

دونوں فریقوں کے مقدمات کے بیان میں صرف جگہ پانے والے نکتے پر ناکام ہونے کے بعد جناب نانک چند نے یہ دلیل پیش کی کہ درخواست گزاروں کے حق میں الاٹمنٹ بذات خود خراب تھی کیونکہ مدعا علیہان 4 سے 9 کے حق میں الاٹمنٹ کی منسوخی قاعدہ 14 (6) کی خلاف ورزی تھی اور یہ کہ، لہذا درخواست گزار آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ سے ریلیف کے حقدار نہیں تھے اور اس کے مطابق وہ اس عدالت میں کسی ریلیف کے حقدار نہیں ہیں۔ چونکہ جواب دہندگان نے اپنے کیس کے بیان میں اس بنیاد پر بھروسہ نہیں کیا ہے لہذا ہم اس پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مدعا علیہان کی طرف سے زور دیئے گئے نکتے کے ایک سے زیادہ جوابات ہو سکتے ہیں اور اگر انہوں نے خاص طور پر اپنے کیس کے بیان میں اس کا ذکر کیا ہوتا تو اپیل کنندگان مناسب جواب دینے کی پوزیشن میں ہوتے۔

اس کے مطابق ہم اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ہائی کورٹ کے ساتھ ساتھ ڈپٹی گارڈین جنرل کے احکامات کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں۔



ایک اور معاملہ ہے جس پر ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ حوالہ یہ ہے کہ اپیل کی سماعت کے دوران درخواست گزار کے وکیل نے ہمارے علم میں یہ حقیقت لائی کہ ڈپٹی کسٹوڈن جنرل کے سامنے کارروائی کے ریکارڈ پر کاغذ کی ایک پرچی موجود ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت کے اسپیکر پنجاب اسمبلی نے بظاہر مدعا علیہان کی جانب سے ڈپٹی گورنر جنرل سے رابطہ کیا تھا۔ لہذا ہم نے ہائی کورٹ سے رپورٹ طلب کی ہے۔ یہ رپورٹ آچکی ہے اور اس میں سابق ڈپٹی گارڈین جنرل کے ساتھ ساتھ سابق اسپیکر دونوں کو بری کر دیا گیا ہے۔ ہم رپورٹ سے مطمئن نہیں ہیں۔ تاہم، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ معاملہ کافی پرانا ہو گیا ہے اور ہم نے اپیل کی اجازت دے دی ہے، ہم اس معاملے کا مزید جائزہ لینے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔